مہاتیر محمد کی صدائے حق

عراق کا بحران، روز بروز سنگین صورت اختیار کرتا چلا جارہا ہے۔ امریکہ نے تمام تر اخلاقی وسیاسی اقدار کو روند کر عراق پر حملے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اُسے اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل کی بھی کوئی پروانہیں۔ وہ حملے کے جواز میں سلامتی کونسل میں نئی قرارداد لے آیا ہے۔ جرمنی، فرانس، روس اور چین کی مخالفت اور یورپ کے تین سو سے زائد شہروں میں بیس اور تیس لاکھ کے عوامی احتجاجی مظاہروں کے باوجود امریکی صدر بش نے سلامتی کونسل کو اپنی نئی قرارداد منظور کرنے کی دھمکی دی ہے اور منظور نہ کرنے پر عراق پر حملے کا اعلان کیا ہے۔

ایک طرف یورپ کے لاکھوں عوام، امریکی جارحیت اور جنگ کے خلاف سراپا احتجاج بن کر سڑکوں پر ہیں تو دوسری طرف مسلم ممالک میں سکوت، جمود اور سناٹا ہے۔ ایسے مایوس کن حالات میں ملائشیا کے وزیراعظم اور ''غیر جانبدار تحریک'' کے چیئرمین ڈاکٹر مہاتیر محمد کی توانا آواز صدائے حق ہے۔ کوالالمپور میں غیر جانبدار تحریک سے وابستہ ۱۱۷ ممالک کی ''نام'' کانفرنس' کا اعلامیہ خزاں میں بہار کا جاں فزا جھونکا ہے۔ ''نام'' کانفرنس نے عراق یا کسی بھی ملک پر طاقت کے استعمال کو ناجائز قرار دیا ہے۔ خاص طور پر عراق پر متوقع امریکی حملے کی کھلی مخالفت کی ہے۔ مہاتیر محمد کا دوسرا کارنامہ یہ ہے کہ ''نام'' کانفرنس میں شریک ہونے والے مسلم سربراہانِ مملکت کا الگ اجلاس منعقد کیا اور مغرب کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہونے والے جارحانہ اقدامات پر متفقہ مؤقف اختیار کرنے کی ترغیب دی۔ وہ بجا طور پر مسلمانانِ عالم کی طرف سے مبارک کے مستحق ہیں۔ انہوں نے سچ کہا:

> ''سپر پاور سے مجھ سمیت سب خوفزدہ ہیں مگر ضمیر بھی کوئی چیز ہے۔ تیسری دنیا کے حقوق کی آواز اٹھانا ضروری ہے۔ جنگ کی مخالفت کے متعلق غیر جانبدار تحریک کے فیصلے کو دنیا کے باضمیر لوگ لازماً وزن دیں گے۔''

مہاتیر محمد نے مسلم ممالک کے سربراہی اجلاس میں پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف کو صدارت کی کرسی پر بٹھا دیا۔ شاید وہ جنابِ صدر کو افغان جنگ میں فرنٹ لائن سٹیٹ کا کردار ادا کرنے کے فیصلے کا ازالہ کرنے کی ترغیب دینا چاہتے تھے۔ اور جس ضمیر کی انہوں نے بات کی ہے' اُسے زندہ کرنا چاہتے تھے۔ جنابِ صدر نے ''سب سے پہلے پاکستان'' کا نعرہ لگایا تھا اور اب عراق کے بعد انہیں ''سب سے پہلے پاکستان کی باری'' کا خوف دامن گیر ہے۔

اسرائیل کے وزیراعظم ایریل شیرون نے اسرائیلی ریڈیو پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ:

''عراق کو غیر مسلح کرنے کے بعد پاکستان، ایران اور شام کی باری ہے۔ ان ممالک کے خطرناک ہتھیار دنیا کو تباہ کر سکتے ہیں۔ انسانیت کو تباہی سے بچانے کے لیے اسلامی ممالک کو خطرناک ہتھیاروں سے غیر مسلح کرنا ضروری ہے۔ فلسطینیوں کی تحریکِ مزاحمت جلد کچل دوں گا امریکہ ہمارے ساتھ ہے۔ کسی کی پروانہیں۔'' (روزنامہ ''اوصاف'' ملتان ۲۵ رفروری ۲۰۰۳ء)

اب بھی اگر کسی شخص کو پاکستان کی باری پر شک ہے تو یقیناً اس کا ذہنی توازن درست نہیں اور ایسے معذور شخص کو ملک وقوم کی قیادت کا بھی کوئی حق نہیں۔ فلسطینیوں کا قتل عام کرنے والے خونخوار شیرون نے جس بے شرمی کے ساتھ انسانیت کی بات کی' اُسی جذبہ سفلی کے تحت پاکستان کی باری کا بھی اعلان کیا ہے۔

جنابِ صدر! پاکستان کی بقا اور سلامتی کے لیے یقیناً آپ کو ایک ''یوٹرن'' اور لینا پڑے گا۔ کوالالمپور میں یہ نوشتہ دیوار آپ نے یقیناً پڑھا ہوگا کہ ملٹی نیشنل کمپنیوں نے کس طرح ملائیشیا سے یک لخت اپنا سرمایہ نکال کر اس کی معیشت کو ڈبو دیا۔ تب مہاتیر محمد کی آنکھیں کھلیں اور اُن پر مغرب کی مسلم دشمنی اور منافقت آشکارا ہوئی۔ مغرب' پاکستان کو بھی ایسی ہی صورت حال سے دوچار کرنا چاہتا ہے۔ انہیں عراق کے مسلمانوں سے کوئی ہمدردی ہے نہ پاکستان کے مسلمانوں سے۔ انہیں صرف اپنے مفادات عزیز ہیں۔ معاشی، مذہبی اور سیاسی مفادات۔ وہ تنہا امریکہ کو عراقی تیل پر قبضہ کی اجازت نہیں دینا چاہتے، اپنا حصہ بھی وصول کرنا چاہتے ہیں اور پوپ کے بیان کے مطابق وہ عراق کے خلاف جنگ کے اس لیے بھی مخالف ہیں کہ اس سے مسلم ممالک میں عیسائی مشنریوں کا کام متاثر ہوگا۔

ہمیں اپنی معاشی، سیاسی اور مذہبی پالیسی پر نظر ثانی اور نئے فیصلے کرنے ہوں گے۔ ''سب سے پہلے پاکستان'' کے نعرہ کو ''سب سے پہلے اسلام'' کے نعرہ میں تبدیل کرنا ہوگا۔ پاکستان کی نظریاتی اساس اور شناخت کا تحفظ کئے بغیر عظمتِ رفتہ کی بحالی ممکن نہیں۔

اللہ کرے' مہاتیر محمد کی صدائے حق مسلم ممالک کی بیداری کا ذریعہ بن جائے۔ او آئی سی متحرک ہو اور مسلم ممالک متفقہ آواز بلند کر کے امریکی جارحیت کا راستہ روکیں۔ ورنہ...... آج وہ کل ہماری باری والا معاملہ ہوگا۔

سچائیوں کی ، امن کی ، تعمیر کی آواز
ہر لفظ ہے ٹوٹی ہوئی زنجیر کی آواز
امریکی سماعت پہ گرے بجلیاں بن کر
انصاف کی آواز ، مہاتیر کی آواز
(مظفر وارثی)